RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

ڈاکٹر عبدالرحمن عبدؔ کی نعتیہ شاعری میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سراپا نگاری

Sarapa nigari of Hazoor Serwar _e_Konain SAW in the prophetic eulogies of Dr Abdul Rahman Abd

AUTHORS

1. *Muhammad Yousuf, Ph.D Scholar, Urdu Department, Hazara University.*
   Email: yousafmir06@gmail.com
   orcid id: https://orcid.org/0000-0003-2447-2275
2. *Dr. Muhammad Altaf, Assistant Professor, Department of Urdu, Hazara University, Mansihra.*
   Email: altafokasha@gmail.com
   orcid id: https://orcid.org/0000-0001-7268-3865

How to Cite: Yousaf, M., & Altaf, D. M.(2021). ڈاکٹر عبدالرحمن عبدؔ کی نعتیہ شاعری میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سراپا نگاری: Sarapa nigari of Hazoor Serwar _e_Konain SAW in the prophetic eulogies of Dr Abdul Rahman Abd. *Rahatulquloob*,*5*(1), 59-64. https://doi.org/10.51411/rahat.5.1.2021/135
URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/135
Vol. 5, No.1 || January–June 2021 ||URDU- P. 59-64
Published online: 06-01-2021

QR. Code

ڈاکٹر عبدالرحمن عبدؔ کی نعتیہ شاعری میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سراپا نگاری

Sarapa nigari of Hazoor Serwar _e_Konain SAW in the prophetic eulogies of Dr Abdul Rahman Abd

[1] محمد یوسف، [2] محمد الطاف

ABSTRACT:
The relationship of "Sarapa nigari"in Naat has been associated with Muhammad SAW. This topic has been beautifully maintained from the period of "Sahaba –Karam "to the period of present poets.The heart and eyes of the poets of Azad Jammu and Kashmir have been sparkled by the "Sarapa nigari"of Hazrat Muhammad SAW. Prominent one out of these poets is Dr. Abdul Rahman abd. Abdul Rahman abd described the complete "Sarapa of Hazrat Mohammad SAW in his Naatia poetry, and he described it in such a beautiful way that his affection and deep association with "Naatia poetry" clearly Reveal.
Key words: Sarapa nigari, prophetic eulogies, Abdul Rahman Abd, AJK.

سراپا فارسی زبان کا لفظ ہے، سر سے پاؤں تک پورا جسم اور تمام اعضائے جسمانی،اعضائے جسمانی کی تعریف میں لکھے ہوئے اشعار، مثل، تمثال اور تصویر سراپا نگاری ہے۔ڈاکٹر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی سراپا نگاری کی وضاحت یوں کرتے ہیں":ادبیات کی اصطلاح میں محبوب یاممدوح کے بالوں سے لے کر ناخن پاتک ایک ایک کر کے مختلف اعضائے بدن کی توصیف سراپا کہلاتی ہے۔"[1]

سراپا بنیادی طور پر مشاہدات اور تجربات کی معنی خیز شکل میں کسی شخصی حالت کا آنکھوں کے سامنے تصویری شکل میں ابھرنے کا عمل ہوتا ہے۔انسانی سراپے کو لفظی پیکر میں ڈھالنے کا عمل سراپا نگاری کی ذیل میں آتا ہے۔نعت میں سراپا نگاری کا تعلق نبی مکرم ﷺ کے ساتھ منسوب ہو گیا ہے۔کیوں کہ عظیم ہستی کے جمال پر نور کی عظمت و شان، سیرت و صورت سے انکار ممکن نہیں۔رب کریم نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو حسن سیرت کے جملہ اوصاف کے ساتھ ساتھ لازوال اور لاثانی حسنِ صورت سے بھی متصف فرما کر دنیا میں بھیجا۔رسول ﷺ کے حسن سیرت کے ساتھ ساتھ حسن صورت بھی ایک مکمل باب کی حیثیت رکھتا ہے۔صحابہ کرام کے دور سے لے کر موجودہ شعرا کے دور تک اس موضوع کو خوب صورتی کے ساتھ برتا گیا ہے۔قرآن پاک اوراحادیث مبارکہ میں اس حسن صبیح و ملیح کا سراپا بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔سیرت ابن ہشام میں محسن رسول ابوطالب کے نعتیہ قصیدے کا ایک شعر صورت و سیرت کے حوالے سے ملاحظہ ہو:

وہ بیواؤں کا وارث اور یتیموں کا والی
جسے دیکھ کر بادل بھی مینہ برسادے [2]

عربی،فارسی اور اردو نعت میں نبی مکرم ﷺ کے سراپے پر خاصا مواد موجود ہے۔سراپا میں سر، بال،زلف، جبین،رخسار،ابرو، آنکھ، پلک،ناک، عارض، دانت،رخ،منہ،گلا، گردن، دوش،ہاتھ، کہنی،پاؤں،پسینہ شامل ہیں۔اسی طرح سراپا سے جن چیزوں کا تعلق ہے۔ان میں نگاہ و نظر، تبسم،انداز گفتار، نجابت و نزاکت، سادگی،خوش خرامی،نشان کف پا وغیرہ شامل ہیں۔سراپا نگاری اردو نعت کی وہ خصوصیت ہے

جسے ایک مکمل اور جامع مقام حاصل ہے اور اس حوالے سے اردو نعت میں خاصا مواد موجود ہے۔ رسول کریم ﷺ جیسا دنیا میں نہ کوئی تھا نہ کوئی آئے گا۔ کیوں کہ سیرت وصورت دونوں کا حسن وجمال آپ ﷺ پر منتج ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ کائنات کا مجموعہ حسن ہیں۔ رسول ﷺ کی ذات مبارکہ پر ایمان کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے حسن وجمال پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ حضرت محمد ﷺ حسن وجمال کا بہترین و عظیم نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ کا سراپا کمال درجہ حسین اور دل کش حسن وخوبی کا خزینہ تھا۔ آپ کا حسن کمالِ حسن کی بلندیوں کو چھوتا ہے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں:

"آپ سے حسین تر میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی کسی ماں نے آپ سے جمیل تر کو جنم دیا ہے آپ کی تخلیق بے عیب ہے جیسے نبی کریم ﷺ کو رب نے آپ کی خواہش کے مطابق آپکی صورت بنائی ہے۔"[3]

آزاد کشمیر کے شعرا سردار دو جہاں ﷺ کی سراپا نگاری کے پرنور بیان سے قلب و نظر جگمگاتے دکھائی دیتے ہیں انہی میں ایک اہم نام ڈاکٹر عبد الرحمن عبد کا بھی ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمن عبد (پ 1944 میر پور) آزاد کشمیر میں اردو کے مایہ ناز نعت گو شاعر ہیں۔ "عرفان عبد" (1991ء)، ڈاکٹر صاحب کا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔ علاوہ ازیں بقیہ مجموعہ ہائے کلام میں بھی نعتیہ اشعار پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی نعتیہ شاعری مرصع کاری کی کاوش کے بغیر ارادت وعقیدت پر سچے عشق کی آئینہ دار ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقم طراز ہیں:

"ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کے ہاں ایک خاص انداز کا آدرش اور پیغام تواتر کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ آدرش اور پیغام ایک سچے اور پکے مسلمان شاعر کا آدرش ہے اور قومی اور ملی شعور کے ساتھ دینی اور اسلامی اقدار سے پوری طرح منسلک ہے۔ اپنے خاص مزاج اور طرزِ احساس کے حوالے سے علامہ اقبال، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خان کے قبیلے کے شاعر میں شمار کیا جاسکتا ہے۔"[4]

ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کا اردو نعتیہ مجموعہ "عرفان عبد" شمالی امریکہ سے طبع ہونے والا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) یوں اظہار خیال کرتے ہیں "ڈاکٹر عبد حقیقت میں فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہیں۔ وہ خاندانی سرشت کے ساتھ بچپن ہی سے عاشق رسول ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری پر تبصرہ کرنے کے لیے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ کلام "عرفان عبد" جو شمالی امریکہ کا پہلا مستند نعتیہ کلام ہے۔ مقبول بارگاہ ایزدی و نبوی کے علاوہ محبانِ رسالت کے لیے تحفہ بیش بہا ہے۔ جسے نعتیہ مشاعروں کے علاوہ میلاد کی محفلوں اور سماع کی محفلوں میں شہرت حاصل ہے۔ ہم اس تحریر میں صرف اس نکتہ کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد بھی ان چند نعت گو شعرا میں شامل ہیں جو قلبی واردات کو صفحہ قرطاس پر نغمہ سنج کر کے جنت کو نفس مطمئنہ کے پاک وبرگزیدہ ذکر سے مطمئن کرتے ہیں۔"[5]

نبی احمد مجتبیٰ ﷺ کا سراپا کس کس مقام پر حسن کی کن کن بلندیوں کو چھو رہا ہے اس ضمن میں شعرا نے اپنا پورا زور قلم آزمایا ہے۔ آپ ﷺ سب خلق سے حسین و جمیل اور آپ ﷺ سا صاحب جمال کوئی اور نہیں بہ وجہ رب کریم نے خود اپنے محبوب ﷺ کے حسن کو تشکیل دیا ہے۔ انسانی وجود میں سب سے اہم اور فضلیت چہرہ کی ہوتی ہے۔ رب نے قرآن پاک میں آپ کے حسن مبارک پر متعدد آیات نازل کی ہیں: "اور قسم ہے تیرے چمکتے ہوئے چہرے کی۔"[6]

احمد مجتبیٰ ﷺ کی نظر میں تروتازگی اور زبان میں مٹھاس ہے۔ وہ بشر کے روپ میں نور مجسم ہیں کردار وگفتار کا ہر کوئی شیدا ہے۔ نبی

آخر الزماں ﷺ کی زبان شیریں اور گفتگو کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ عبد کی سراپا نگاری میں تبسم ریز نگاہوں سے عقیدت کی انتہا ملاحظہ کیجیے:

زبان شیریں روش سادہ ادا دلبر نگہ روشن

بشر کے روپ میں نورِ مجسم آپ ﷺ ہی تو ہیں[7]

عبد نے نعتیہ شاعری میں نبیؐ کے مکمل سراپا کی سچی تصویر بیان کرنے کی سعی کی ہے اور جس خوبی سے بیان کی ہے اس میں ان کی نعتیہ شاعری کی والہانہ محبت اور عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کی نعتیہ شاعری میں حسن و جمال اور مطلع انوار سے نورانی کرنوں کی جھلک ملاحظہ کیجیے:

ہے تبسم رخ پر نور پہ رشک لالہ

گفتگو ایسی کہ دشمن بھی ہوں سن کر شیدا[8]

ان کے سراپا نگاری کے نعتیہ اشعار میں حضور اکرم ﷺ کے چہرے انور کو بڑی صداقت بیانی کے ساتھ پیش کیا۔ قرآن پاک میں نبی ﷺ کو الشمس الضحیٰ، المدثر اور دیگر لفظوں سے پکارا ہے۔ عبد نے انہی الفاظ قرآنی کو ایک خاص زور بیان کے ساتھ اپنے کلام میں سمویا ہے۔ عبد کے نعتیہ اشعار میں بھی حضور ﷺ کے چہرہ انور کی جھلک اس طرح دیکھائی گئی ہے۔

الشمس الضحیٰ اُس سے سوا چہرے کی ضیا سبحان اللہ

اللہ نے مزمل نام دیا زلفوں کی گھٹا سبحان اللہ[9]

مولانا شبلی نعمانی سیرۃ النبی میں آپ کے چہرہ انور کے بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت عبد اللہؓ جو پہلے یہودی تھے، پہلے پہل جب چہرہ اقدس پر ان کی نظر پڑی تو بولے خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔"[10]

نبیؐ کے سراپا کو قرآنی الفاظ کے ذریعے بڑی خوب صورتی سے عبد نے بیان کیا۔ اس شعر سے ان کی عقیدت کا شدتِ احساس دیکھا جا سکتا ہے:

ذات مدثر جان امیں طٰلحہ بھی وہی یٰسین بھی وہی ہے

سارا زمانہ اُن پہ فدا ہر ان کی ادا سبحان اللہ [11]

عبد کی نعتیہ شاعری میں سراپا نگاری ایک عقیدت کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ ناز مظفر آبادی عبد کے نعتیہ کلام میں سراپا نگاری پہ یوں لب سخن ہیں "تاریخ نعت گوئی کا مطالعہ اس امر کا مظہر ہے کہ اردو شاعری کی اکثریت نے نعت میں سراپا نگاری کو اپنے کلام کا حصہ بنایا ہے۔ عبدالرحمن عبد کی نعت میں سراپا نگاری کا ہنر اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ موجود ہے۔ عبد کی نعت میں سراپا نگاری اپنے پورے اہتمام کے ساتھ عکس فگن ہے"[12]

ان کے اس نعتیہ شعر سے اس کا اظہار دیکھا جا سکتا ہے:

کی تیرے پیار میں یہ بزم اجاگر ہم نے

تیرے سینے کو کیا خوب منور ہم نے [13]

عبد نے اپنی نعتیہ شاعری میں نبی ﷺ کے بدن کی خوشبو کے بارے میں بھی اشعار کہ کر نبی کون و مکاں ﷺ کے بدن کی خوش بو سے یوں عقیدت کا اظہار کیا ہے:

سب کو لگتی ہے بھلی تیرے بدن کی خوشبو

تیری گفتار تیرا خلق سراپا جادو [14]

مولانا محمد ادریس کاندھلوی آپکا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے "سیرت مصطفیٰ" میں لکھتے ہیں": دونوں شانوں کے درمیان دائیں شانہ کے قریب مہر نبوت تھی"[15]

عبد کے کلام میں نبی کے شانوں اور ابرو سے عقیدت اور چاہت کا اظہار یوں ملتا ہے:

تیرے شانوں پہ لٹکتے وہ معطر گیسُو

رخ پر نور پہ سجے ہیں وہ تیرے ابرو[16]

عبد نے نبیؐ کے کمبل کو بھی بڑی سادگی اور ایک دل کش انداز کے ساتھ بیان کیا۔اس کمبل کو مولانا ادریس کاندھلوی نے اپنی تصنیف "سیرت مصطفیٰ" میں اس طرح بیان کیا ہے ": آپ کا لباس نہایت سادہ اور معمولی ہوتا تھا۔ فقیرانہ درویشانہ زندگی تھی، عام لباس آپ تہمد، چادر، کرتہ، جبہ اور کمبل تھا جس میں پیوند لگا ہوتا تھا"[17]۔ ذیل کے شعر میں آپ ﷺ کے کمبل کا ذکر ملاحظہ کیجیے:

خوب جچتا ہے تجھے وہ تیرا کمبل کالا

کر دیا ہم نے تراذکر بُلند و بالا [18]

عبّد کے نعتیہ کلام میں جہاں نبیؐ کے جسم مبارک کو بیان کیا گیا ہے وہاں نبی کے قدموں کی فضیلت کا بھی اظہار ملتا ہے۔ مثلاً وہ یوں آپ ﷺ کی سراپا نگاری کو اپنے نعتیہ کلام میں برتے ہیں:

میرے آقا کے قدم چومے ہیں ان راہوں نے

کاش ان راہوں میں ہر گام پہ سجدہ کرتے [19]

عبد آپ ﷺ کی زلف مبارک پہ قربان ہونے کو تیار ہیں۔ زلف مبارک کی سراپا نگاری ملاحظہ کیجیے۔

کیا حق نے جیسے جانِ مزمل ﷺ

اس قربان اس زلف سیاہ کے [20]

عبد نے اپنے کلام کے متعلق محض اتنا کہا کہ یہ میری فنی صلاحیت نہیں بلکہ یہ میری عقیدت ہے اس ذاتِ ہستی سے جس کا ذکر میں نے کیا۔ میرے پاس میرے عجز کے سوا کچھ نہیں۔ پروفیسر عبد الحق مراد لکھتے ہیں": عبدالرحمن عبد سراپا نگاری میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

سیرت النبیؐ کے کام میں کئی امتحان ہوتے ہیں۔عبد الرحمن عبد نے پوری احتیاط کے ساتھ اس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اللہ پاک قبول فرمائے اور اجزائے خیر سے نوازے"۔[21]

بلاشبہ ڈاکٹر عبدالرحمن عبد ایک بہترین نعت گو شاعر ہیں عبدالرحمن عبد کی نعتیہ شاعری میں سراپا نگاری ان کی عقیدت کا اظہار ہے۔عبد نے نعتیہ کلام میں نبی کے سراپا اقدس کو بڑی خوب صورتی کے ساتھ اور خاص انداز میں پیش کیا ہے۔یقیناً جس انداز بیاں اور عقیدت کے ساتھ انھوں نے نعتیہ شاعری میں آپ کے سراپا مبارک کو بیان کیا وہ نعتیہ ادب میں آپ ﷺ کی سراپا نگاری کی بہترین مثال ہے۔

حوالہ جات

[1] ابوالاعجاز حفیظ صدیقی،، تفہیم و تحسین شعر، سنگت پبلشرز، 2006، ص144

[2] ڈاکٹر حمید اللہ، مضمون، مشمولہ نقوش رسول نمبر، بہ حوالہ سیرت طیبہ کے شعری نقوش، ص12

[3] دیوان حسان بن ثابت (عکسی ایڈیشن) امجد اکیڈمی لاہور 1397ھ ص21

[4] ڈاکٹر فرمان فتح پوری، فلیپ، مشمولہ، سرشاخ خیال، از ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد، نیویارک، 2010، ص5

[5] ڈاکٹر سید تقی، فلیپ، عبدالرحمن عبد، نیویارک اردو انجمن نیویارک، 1991ص37

[6] القرآن، پارہ نمبر، 30سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر51

[7] ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد، عرفان عبد، اردو انجمن نیویارک 1991، ص21

[8] ایضا، ص37

[9] ایضا، ص55

[10] مولانا شبلی نعمانی،، سیرۃ المصطفیٰ / سیرۃ النبی، مجلس ترقی ادب، لاہور، ص247-48

[11] ڈاکٹر عبدالرحمن عبد، صنم کدہ ہے جہاں، اردو انجمن، نیویارک، 1996، ص31

[12] ناز مظفر آبادی، ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد کی نعتیہ شاعری، مشمولہ روزنامہ سیاست مظفر آباد 2019

[13] ڈاکٹر عبدالرحمن عبد،، عرفان عبد، اردو انجمن، نیویارک، 1991، ص59

[14] ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد، صنم کدہ ہے جہاں، اردو انجمن نیویارک 1996، ص54

[15] مولانا محمد ادریس کاندھلوی، سیرت مصطفیٰ، آر آر پرنٹرز، لاہور، جلد سوم، ص353

[16] ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد، عرفان عبد، اردو انجمن نیویارک 1991، ص74

[17] ایضا، ص52

[18] ایضا، ص12

[19] ایضا، ص44

[20] ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد، صنم کدہ ہے جہاں، اردو انجمن نیویارک 1996، ص84

[21] پروفیسر عبدالحق مراد، عبد کے نعتیہ کلام میں سراپا نگاری، مشمولہ، روزنامہ محاسب میرپور 2020